



## سوال

(578) بھائیوں کے ہوتے ہوئے بھانجے کا وارث بنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(1) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مقتدیان متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص جس کی بیوی اور بچہ نہیں ہے اس کی جائیداد اڑھائی ایکڑ ہے اس نے عرصہ آٹھ سال سے اپنے ایک بھانجے اور دو بھانجیاں اپنی رونق اور گھر کی آبادی کے لیے اپنے پاس رکھے اب بھانجا مطالبہ کرتا ہے کہ اڑھائی ایکڑ زمین میرے نام لکھوادو کیا یہ شخص زمین بطور ہبہ بھانجے کے نام لگوا سکتا ہے یا نہیں جب کہ اس شخص کے دو بھائی بھی زندہ ہیں جن میں سے ایک کی اولاد بھی ہے اور ایک بے اولاد۔

(2) کیا یہ شخص زمین فروخت کر کے مکمل رقم راہ خرچ کر سکتا ہے۔

(3) کیا زمین فروخت کر کے کچھ رقم سے فریضہ ج ادا کر کے اور کچھ رقم کا اور کوئی کاروبار کر سکتا ہے؟

(4) کیا عینی بہن کے نام لکھوا سکتا ہے قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دے کر عند اللہ ماجور ہوں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

الجواب بعون اللہ الوهاب۔ (1) صورت مسئلہ میں سائل محمد بشیر کلالہ ہیں اور ان کے دو بھائی عینی اور ایک بہن عینی زندہ ہیں اللہ تعالیٰ نے سورۃ نساء کی آخری آیت میں فرمایا:

وَأَنَّ كَاتِبَاتِكُمْ وَتَزَوَّجُوا نِسَاءً فَلْيَذْكَرْ مَلْ حَظِّ رَأْسِيَّةِ بْنِ -- الانعام 176

”اور اگر کئی شخص ہوں اس رشتہ کے کچھ مرد اور کچھ عورتیں تو ایک مرد کا حصہ ہے برابر دو عورتوں کے“ موجودہ صورت حال میں محمد بشیر کے بھانجے اور بھانجیاں اس کے وارث نہیں کیونکہ یہ ذوی الارحام میں شامل ہیں اور ذوی الارحام عصبائت کی موجودگی میں وارث نہیں ہوتے اس لیے سائل اپنی جائیداد زمین وغیرہ بھانجے اور بھانجیوں کے نام منتقل نہیں کر سکتا ہاں ان کے لیے وصیت کر سکتا ہے وہ بھی اپنی کل جائیداد کے تیسرے حصے تک۔

(2) سارے مال کو فروخت کر کے راہ اللہ میں خرچ کرنے سے وارث محروم ہوتے ہیں اور شریعت میں وارثوں کو محروم کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اس لیے ساری جائیداد فروخت کر کے راہ اللہ میں خرچ نہیں کر سکتا رہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کرلپنے گھر میں موجود مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جماد کے لیے پیش کر دینا تو وہ اپنی کل جائیداد نہیں لائے تھے۔



(3) یہ شرعاً درست ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(4) عینی ہن کا سائل کی جائیداد میں اللہ تعالیٰ نے ہی حصہ رکھ دیا ہے اس لیے جتنا حصہ اس کا بنتا ہے اتنا اس کے نام لکھا سکتا ہے مگر اس کا حصہ سائل کی وفات سے پہلے متعین نہیں ہو سکتا کیونکہ جائیداد بڑھتی گھٹتی رہتی ہے اور زندگی میں انسان اپنی جائیداد میں تصرف بھی کرتا رہتا ہے اس لیے ہن کے نام بھی نہ لکھوائے وفات کے بعد جو حصہ جس وارث کا ہے گا وہ لے گا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## احکام و مسائل

### وراثت کے مسائل ج 1 ص 400

#### محدث فتویٰ